عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ۵ ○ جلد: ۱۷

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

مقالات ومضامین

رد قادیانیت

متفرقات

شیخ امین عبدالرحمٰن کے عقائد اور ان کا حکم!

مولوی مختار احمد!

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس بارے میں کہ:

بی بلاک شاہ رکن عالم کالونی ملتان میں عرصہ بارہ' تیرہ سال سے ایک شخص آیا ہے جس کا نام شیخ امین عبد الرحمٰن ہے۔ پیری ومریدی کا سلسلہ جاری کئے ہوئے ہے۔ احباب کا ایک حلقہ رکھتا ہے۔ عقائد اور نظریات کے حوالے سے مبہم ہے۔ آج تک موثق اور با اعتماد ذرائع کے ساتھ جو باتیں سامنے آئی ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں:

۱...... اس کے بال خلاف سنت پیٹ تک ہیں۔

۲...... کہتا ہے کہ میں براہ راست رسول پاک علیہ السلام سے فیض حاصل کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے سب کچھ سرکار علیہ السلام کو دے رکھا ہے۔ میں ان سے لے کر مخلوق کو دیتا ہوں۔ اس لئے مجھے صحابیت کا شرف حاصل ہے۔

۳...... کبھی یہ بھی کہتا ہے بعض صحابہ کامل ہیں اور بعض صحابہ ناقص ہیں...... (نعوذ باللہ من ذالک)

۴...... کبھی یہ کہتا ہے کہ ساتویں صدی میں اویس نامی بزرگ گزرے ہیں میں اس سے فیض لے کر مخلوق کو پہنچاتا ہوں۔ اس لئے اپنے آپ کو اویسیہ سلسلہ کی طرف منسوب کرتا ہے۔

۵...... رمضان شریف میں دس رکعت تراویح پڑھتا ہے۔ یہ دس رکعت بھی صرف سورۂ طارق اور سورۂ اعلیٰ میں دو' دو' تین تین آیات کر کے پوری کرتا ہے۔

۶...... رمضان میں وتر جماعت سے نہیں پڑھتا۔

۷...... سنن اور نوافل کے شیخ اور اس کے مریدین تارک ہیں (نیا آنے والا کوئی پڑھ لیتا ہے) بعض احباب (مثلاً مولانا عبدالماجد صاحب جو شاہ رکن عالم کالونی کے رہائشی ہیں ایک سال تک شیخ امین کی مجلس میں حاضر ہوتے رہے ہیں) نے جب یہ سوال کیا کہ شیخ امین اور اس کے مریدین سنن اور نوافل کیوں نہیں پڑھتے۔ تو اس کے مرید خاص احتشام صاحب نے جواب دیا کہ اللہ جل شانہ نے ان کو معاف کر دیں ہیں۔ مولانا نے کہا کہ شریعت نے یہ چیز تو کسی کو معاف نہیں کی۔ حتیٰ کہ صحابہ کرامؓ تک کو یہ چیز معاف نہ ہوئی۔ آپ کو کیسے معاف ہو گئی۔ تو احتشام صاحب نے کہا کہ شریعت اور چیز ہے اور طریقت اور چیز ہے۔ اللہ جل شانہ نے شیخ کو الہام کیا ہے اور ان کو یہ سب چیزیں معاف کر دیں ہیں۔

۸...... اس کے اخص الخواص مریدین رمضان میں فجر کی اذان کے بعد بھی کھاتے پیتے رہتے ہیں۔

۹...... اپنی تقاریر میں علماء سے متنفر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ دین علماء اور کتابوں سے نہیں آئے گا۔ بلکہ میری صحبت میں بیٹھنے سے آئے گا۔

۱۰...... کبھی کہتا ہے کہ سارے فرقے حق ہیں۔ شیعہ' سنی بھائی بھائی ہیں اور کبھی سب کو گالیاں دیتا ہے اور کہتا ہے کہ دیو بندی' بریلوی' اہل حدیث یہ بڑے خبیث ہیں۔ ان سے بچ کر رہنا۔ کبھی کہتا ہے کہ فلمیں دیکھو' گانے سنو' جو کچھ بھی کرتے ہو' کرتے رہو۔ سب جنتی ہیں۔ کسی کو کچھ نہ کہا کرو۔

۱۱...... نعت خوانی کے دوران کبھی کھڑے ہو کر جھومتا ہے اور تالیاں بجاتا ہے اور نعت خوانی کے دوران نعت خواں ''صلی اللہ علیکم یا رسول اللہ' وسلم علیکم یا حبیب اللہ'' پڑھتے ہیں۔

۱۲...... لوگوں کی کوشش کے باوجود عقائد اور سلسلہ تصوف کے بارے میں وضاحت نہیں کرتا اور نہ ہی یہ بتاتا ہے کہ کس کا مرید ہے۔

۱۳...... سب سے بڑی کرامت یہ بتلاتا ہے کہ جو مجھ سے تعلق جوڑے گا۔ اس کا کاروبار چمکے گا۔

۱۴...... کبھی مغرب کی نماز اتنی لیٹ کر دیتا ہے کہ عشاء کے وقت میں پڑھتا ہے اور کبھی عشاء کی نماز مغرب کے وقت میں ہی پڑھ لیتا ہے۔ ایک مرتبہ عشاء کی نماز مغرب کے وقت میں ادا کی اور تین رکعت ادا کی۔ جب بعض احباب نے ایک مرید سے سوال کیا کہ یہ تو عشاء کی نماز تھی۔ تین رکعت کیوں ادا کی؟ تو مرید صاحب کہنے لگے کہ ہم سب سے تو غلطی ہو سکتی ہے۔ لیکن شیخ صاحب سے غلطی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے انہوں نے چار ہی پڑھائیں ہیں۔ اگرچہ ہمیں تین کا پتہ چلا۔

۱۵...... نماز جماعت سے پڑھنے کا اہتمام نہیں کرتا۔ ایک مرتبہ ایک صاحب ان کے مرید کے ساتھ شیخ امین کی مجلس میں گئے۔ عصر کا وقت تھا سب مریدین شیخ کے آنے کا انتظار کرتے رہے۔ جب آخر وقت تک نہ آئے تو مریدین نے اپنی اپنی نماز پڑھ لی۔ مغرب کے وقت میں اعلان ہوا کہ عصر کی نماز شیخ مدینہ منورہ میں پڑھانے گئے تھے۔ اب واپس تشریف لے آئے ہیں۔ لہٰذا مغرب کی نماز خود پڑھائیں گے۔

۱۶...... گذشتہ دنوں کچھ عرصہ پہلے گستاخانہ خاکے شائع کرنے والے یہودی کے جل کر مرجانے کی خوشی میں شیخ نے تین دن کے جشن کا اعلان کیا اور مریدین کو شرکت کی دعوت دی۔ یہ جشن محلے کے پلاٹ میں منعقد ہوا۔ جس میں ڈھول ڈھمکا' جھانجر' آتش بازی' نمائش کے لئے پنجرے میں شیر' ناچنے کے لئے گھوڑے منگوائے گئے۔ مریدین نے اس جشن میں تین دن ڈانس کر کے (حتیٰ کہ بعض مریدین نے تو گھونگرو بھی پہن رکھے تھے) خوب خوشی کا اظہار کیا۔

۱۷...... چوتھے دن شیخ نے ایک دن کی مزید اجازت دی جس میں مریدین کو شیخ امین صاحب کے کتے بنکر بھونکنے کے لئے کہا گیا۔ چنانچہ چوتھے دن شیخ امین کے مریدین نے مائیک ہاتھ میں لے کر صرف یہی کہتے رہے کہ شیخ امین کے کتے، بھاؤں' بھاؤں' (یعنی کتے کی آواز)

۱۸...... یہ بھی ذہن میں رہے کہ شیخ امین ایک عرصہ مدینہ منورہ میں رہے ہیں۔ بعض بدعات کی بناء پر حکومت نے ان کا خروج کر دیا۔

یہ وہ معلومات ہیں جو ان علماء سے لی گئی ہیں جو معلومات حاصل کرنے کے لئے شیخ امین کی مجلس میں حاضر

ہوتے رہے۔ عوامی باتوں پر اعتماد نہیں کیا گیا۔ یہ سب احوال گذارش کرنے کے بعد حضرات علماء سے دریافت یہ کرنا ہے کہ:

۱...... شیخ کی صفات کیا ہیں کہ شیخ کیسا ہونا چاہئے؟
۲...... کیا مذکورہ احوال کی روشنی میں امین عبدالرحمٰن میں شیخ بننے کی اہلیت ہے؟
۳...... اور شیخ امین عبدالرحمٰن کی بیعت کرنے کا کیا حکم ہے؟

ازروئے شرع وضاحت فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔ السائل: خرم سعید، سمیجہ آباد، ملتان

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ انسان کو عقائد حقہ، اخلاق فاضلہ، اعمال صالحہ کا اختیار کرنا ضروری ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ عقائد باطلہ، اخلاق رذیلہ، اعمال سیئہ سے پرہیز کرے۔ تجربہ ومشاہدہ یہ ہے کہ یہ چیزیں بغیر مربی کے حاصل نہیں ہوتیں جس مربی کی تربیت سے یہ چیزیں حاصل ہوسکیں۔ وہ پیر بنانے کے قابل ہے۔ استعدادیں ناقص ہونے کی وجہ سے عموماً خود کتابیں دیکھ کر ان کی تکمیل نہیں ہوتی۔ اسی تربیت کے لئے تعلق وارادت قائم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے امراضِ بدنیہ کے علاج کے لئے حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اس طریق کو اختیار کر کے بے شمار مخلوق نے حسب استعداد کمالات حاصل کئے اور اپنی زندگیوں کو سنت کے مطابق بناتے ہوئے ولی وعارف ہوکر خلق کی خدمت انجام دی۔ کھرے کھوٹے کی تمیز ہر لائن میں ضروری ہے۔ جیسا کہ ''اعلاء السنن'' میں ہے:

''قال العبد الضعیف: تزکیة الاخلاق من اهم الامور عند القوم ...... ولا یتیسر ذلك الا بالمجاهدة علی ید شیخ اکمل قد جاهد نفسه: وخالف هواه، وتحلی عن الاخلاق الذمیمة، وتحلی بالاخلاق الحمیدة، ومن ظن من نفسه انه یظفر بذلك بمجرد العلم درس الکتب فقد ضل ضلا لا بعیداً، فکما ان العلم بالتعلم من العلماء کذلك الخلق بالتخلق علی ید العرفاء فالخلق الحسن صفة سید المرسلین ...... الخ (کتاب الادب، ج۱۸ ص:۴۴۲،۴۴۳، ط ادارة القرآن کراچی) ''ترجمہ:...... ''کسی شیخ کامل کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے اعمال صالحہ کرنے کا زیادہ شوق وجذبہ پیدا ہوجاتا ہے۔ صحابہ کرامؓ بھی آپ ﷺ کے ہاتھ پر مختلف اعمال صالحہ پر عمل پیرا ہونے کے عزم کے لئے بیعت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت جریرؓ ارشاد فرماتے ہیں:

''بایعت رسول الله ﷺ علی اقام الصلوٰة وایتاء الزکوٰة والنصح لکل مسلم (صحیح مسلم، باب بیان الدین النصیحة، ج:۱، ص:۵۵، ط قدیمی) ''ترجمہ:...... ''میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ پر نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے پر بیعت کی۔''

حضرت جریرؓ کی زندگی میں اس بیعت نے اتنا اثر دکھایا کہ ایک مرتبہ انہوں نے اپنے غلام کو ایک گھوڑا خریدنے کے لئے بازار بھیجا تو غلام بازار سے ایک گھوڑا تین سو درہم کا خرید کر لائے اور صاحب فرس کو اس گھوڑے کی رقم دلوانے کے لئے حضرت جریرؓ کے پاس لائے۔ حضرت جریرؓ نے مالک سے فرمایا کہ آپ کا یہ گھوڑا تو تین سو

درہم سے اچھا ہے۔ اگر آپ چاہو تو چار سو درہم کا مجھے بیچ دو۔ مالک نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر حضرت جریرؓ نے مالک سے فرمایا آپ کا گھوڑا تو اس سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ آپ چاہو تو پانچ سو درہم کا مجھے بیچ دو۔ مالک راضی ہو گیا۔ پھر یکے بعد دیگرے سو سو درہم کا اضافہ فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ مالک سے آٹھ سو درہم کے عوض خرید لیا۔ جب حضرت جریرؓ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ اس بات پر بیعت کی ہے کہ ہر مسلم کے ساتھ بھلائی اور اچھا برتاؤ کروں گا۔ مذکورہ واقعہ عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے بہت اہم ہے۔

شیخ کامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ صحیح العقیدہ' صالح الاعمال' صادق الاقوال ہو' بقدر ضرورت علم دین سے واقف' متبع شریعت' پابند سنت ہو' عقائد حقہ' اخلاق فاضلہ' اعمال صالحہ کے ساتھ متصف ہو۔ عدالت وتقویٰ میں پختہ ہو۔ طاعات مؤکدہ واذکار منقولہ ومرویہ کا پابند ہو۔ دنیا کی چکا چوند' چمک دمک' جاہ وحشمت سے بیزار۔ آخرت کی طرف مائل ہو۔ الغرض تمام صفات حسنہ اس میں پائی جائیں اور اخلاق رذیلہ' جھوٹ' غیبت' حسد' کینہ' تکبر وغیرہ تمام صغیرہ وکبیرہ سے اجتناب کرنے والا ہو' اور کسی کامل شیخ متبع شریعت کی صحبت سے فیض یافتہ ہو اور اس شیخ کی طرف سے خلافت مل چکی ہو۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر کاربند ہو۔ یعنی خود بھی نیک کام کرتے ہوئے دوسروں (مریدین) کو نیکی کا حکم کرتا ہو۔ ایسا شخص شیخ بننے کے لائق ہے۔ جس میں مذکورہ صفات وشرائط نہ پائی جائیں' اس سے بیعت کرنا جائز نہیں۔

سائل نے جو تفصیل مسمی شیخ امین عبدالرحمٰن سے متعلق واضح کی ہے۔ اس کا اجمالی جواب یہ ہے کہ اس تفصیل کے مطابق شیخ امین غیر شرعی افعال واقوال وعقائد کا حامل ہے۔ شیخ امین عبدالرحمٰن کی بیعت کرنا درست نہیں ہے۔ جیسا کہ ''القول الجمیل'' میں ہے:

''فشرط من یأخذ البیعة امور: احدها: علم الکتاب والسنة' والشرط الثانی: العدالة والتقوی' والشرط الثالث: ان یکون زاهداً فی الدنیا راغباً فی الآخرة' والشرط الرابع: ان یکون آمراً بالمعروف ناهیاً عن المنکر' والشرط الخامس: ان یکون صحب المشایخ وتأدب بهم دهراً طویلاً واخذ منهم النور الباطن والسکینة (القول الجمیل للشاه ولی اللّٰه ص:۲٦' مکتبه تهانوی)'' نیز ''فتاویٰ عزیزیہ'' میں ہے:

''مرید شدن از آں کس درست است که درآں پنج شرط متحقق باشد' شرط اول: علم کتاب وسنت رسول داشته باشد' خواه خوانده باشد' خواه از عالم یاد داشته باشد' شرط دوم: آنکه موصوف بعدالت وتقویٰ باشد' واجتناب از کبائر وعدم اصرار صغائر نماید' شرط سوم: آنکه بے رغبت از دنیا وراغب در آخرت باشد' وبر طاعت مؤکده واذکار منقوله که دراحادیث صحیحه آمده اند مداومت نماید' شرط چهارم: امر معروف ونهی از منکر کرده باشد' شرط پنجم: آنکه از مشایخ این امر

گرفته باشد وصحبت معتد بها ایشان نموده باشد' پس هرگاه این شروط در شخصے متحقق شوند' مرید شدن از آں درست است اھ (فتاویٰ عزیزیه ج:۱' ص:۱۰۲' ط رحیمیه دیوبند) ''اب ہر ہر شق کا جواب نمبروار دیا جاتا ہے۔

بال رکھنے کے مسنون تین طریقے ہیں: ۱...... کانوں کی لو تک۔ ۲...... کانوں کی لو اور کندھوں کے درمیان تک۔ ۳...... کندھوں تک۔ ان کو عربی میں وفرہ' لمہ اور جمہ کہتے ہیں اور پھر آپ ﷺ سے حج وعمرہ کے موقع پر سر کے بال مبارک منڈوانا بھی ثابت ہے۔ بال رکھنے کے یہی تین طریقے آپ ﷺ سے ثابت ہیں۔ پیٹ تک بال رکھنے کا کہیں ثبوت نہیں ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

''عن انس بن مالکؓ قال: کان شعر رسول الله ﷺ ای واصلا او منتهیا الی نصف اذنیه...... وکان له ای لرأسه الشریف شعر: ای نازل فوق الجمة' بضم الجیم وتشدید المیم ما سقط علی المنکبین ودون الوفرة (جمع الوسائل فی شرح الشمائل' باب شعر رسول علیه السلام' ص:۹۰۔۹۲ ادارۂ تالیفات) ''اور پیٹ تک سر کے بال رکھنا (مرد کے لئے) خلاف سنت ہے۔ نیز پیٹ تک بال رکھنے سے عورتوں کی مشابہت لازم آتی ہے اور ایسی مشابہت اختیار کرنے پر احادیث مبارکہ میں سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ جیسا کہ بخاری شریف میں ہے:

''وعنه قال قال النبی ﷺ لعن الله المتشبهین من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال (باب المتشبهین بالنساء والمتشبهات بالرجال' ج:۲' ص:۸۷۴' ط سعید' وکذا فی مشکوٰة المصابیح' باب الترجل' ص:۳۸۰' ط سعید) ''ترجمہ:...... ''حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں''۔

نبی اکرم ﷺ سے براہ راست استفادہ اگرچہ ناممکنات میں سے نہیں۔ لیکن خود حضور ﷺ نے اپنے سے بالواسطہ فائدے کا سلسلہ جاری فرمایا ہے۔ گویا براہ راست اصلاح وتربیت کا دعویٰ حضور ﷺ کے جاری کردہ ظاہری نظام کو جھٹلانے کے مترادف ہے اور جو شخص جھوٹ بول کر نبی اکرم ﷺ سے براہ راست اپنا تعلق ظاہر کرے۔ وہ بڑی سخت وعید کا مستحق ہے۔

صحابی اس شخص کو کہتے ہیں کہ جس نے حالت بیداری میں بحالت اسلام آپ ﷺ کی زیارت کی ہو اور پھر بحالت ایمان اس کی موت واقع ہوئی ہو۔ خواب میں آپ ﷺ کی زیارتؓ سے صحابیت کا شرف حاصل نہیں ہوسکتا۔ اس لئے شیخ امین کا یہ دعویٰ غلط ہے۔ جیسا کہ کتاب التعریفات میں ہے:

''الصحابی هو العرف: من رأی النبی ﷺ وطالت صحبته معه' وان لم یرو عنه ﷺ وقیل: وان لم تطل (باب الصاد' ص:۹۴' ط دار المنار)''

صحابہ کرامؓ کے بارے میں لب کشائی ایمان سے ہاتھ دھونے کے مترادف ہے آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ

میرے صحابہ کو برامت کہو جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے:

''لاتسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذهبا ما بلغ مد احدهم ولانصیفه متفق علیه (ص:۵۵۳ ط:قدیمی، وکذا فی الصحیح المسلم ج:۲ ص:۳۱۰ وترمذی ج:۲ ص:۲۲۵ ط:سعید) ''ترجمہ:...... ''میرے صحابہؓ کو برامت کہو (کیونکہ ان کا مرتبہ یہ ہے کہ) تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے (خیرات کرے) تو ان کے ایک مد بلکہ نصف مد (جو) کے برابر بھی نہیں ہوسکتا۔''

نیز مظاہر حق میں ہے:''عن عویمر بن ساعدة انه ﷺ قال ان الله اختارنی واختار لی اصحاباً فجعل لی منهم وزراء وانصاراً واصهارا فمن سبهم فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین ولایقبل الله منهم صرفاً ولاعدلاً (باب مناقب الصحابة ج:۵ ص:۶۲۲) ''ترجمہ:...... ''حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ نے مجھے منتخب فرمایا ہے اور میرے لئے میرے صحابہؓ کو منتخب کیا ان کو میرا وزیر، مددگار اور رشتہ دار بنایا۔ جو ان کو برا کہے اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اور اللہ تعالیٰ اس کا کوئی فرض اور کوئی نفل قبول نہ کرے گا۔''

اور فتح المغیث میں امام ابوزرعہ رازیؒ (جو امام مسلمؒ کے اجل شیوخ میں سے ہیں) فرماتے ہیں:''اذا رأیت الرجل ینتقص احدا من اصحاب رسول الله ﷺ فاعلم انه زندیق وذلك ان الرسول حق والقرآن حق وماجاء به حق وانما ادی الینا ذلك كله الصحابة وهؤلاء یریدون ان یجرحوا شهودنا لیبطلوا الكتاب والسنة والجرح بهم اولیٰ وهم زنادقة (معرفة الصحابة ج:۴ ص:۹۴ ط:دار الامام الطبری)''

لہٰذا مندرجہ بالا حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص صحابہ کرامؓ کی تنقیص کرتا ہے۔ وہ گمراہ اور زندیق ہے۔ ایسے شخص کے ساتھ میل جول اور محافل میں بیٹھنے سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ ورنہ سخت گناہ گار ہوگا۔ تمام صحابہ کرامؓ عادل، پرہیز گار، متقی تھے، صحابہ کرامؓ کو ناقص کہنے والا کبھی بھی خود کامل مومن نہیں ہوسکتا۔ ایسا شخص خود لائق اصلاح ہے۔ چہ جائیکہ دوسروں کی اصلاح کرے۔

ادریس نامی بزرگ کا نام، نسب، قبیلہ الغرض مکمل تعارف اور سلسلہ/ دریبہ کا مکمل تعارف پیش کیا جائے۔ اس کے بعد کوئی حتمی فیصلہ کیا جائے گا۔

صحابہ کرامؓ تابعینؒ تبع تابعینؒ اور فقہاء اربعہؒ کا اس پر اجماع ہے کہ تراویح کی رکعت بیس ہیں۔ اگر دس رکعت تراویح پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ تراویح کی کل رکعات دس ہی ہیں تو ایسا شخص اجماع کا منکر ہے اور اگر بیس رکعت تسلیم کرنے کے باوجود دس رکعت پڑھتا ہے تو سنت مؤکدہ (جس کا اہتمام آپ ﷺ نے ہمیشہ فرمایا) کا تارک ہے اور سنت کا تارک لائق ملامت ہے۔ جیسا کہ رد المحتار میں ہے:

''وحکمها ما یؤجد علی فعله ویلام علی ترکه (قول یلام) ای یعاقب بالتاء

ولایعاقب کما افاده فی البحر والنهر لیکن فی التلویح: ترک السنة الموکدة قریب من الحرام یستحق حرمان الشفاعة لقوله علیه الصلاة والسلام: "من ترک سنتی لم ینل شفاعتی" وفی التحریر: ان تارکها یستوجب التضلیل واللؤم اھ والمراد الترک بلاعذر علی سبیل الاصرار" (کتاب الطهارة ارکان الوضوء اربعة' ط:سعید) وکذا فی النهر الفائق' کتاب الطهارة' ج:۱' ص:۳۵' ط: امدادیه ملتان) (وکذا فی العنایة علی هامش فتح القدیر' ج:۱' ص:۲۰' ط: مصطفی البابی مصر)''

رمضان المبارک میں وتر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا مسنون ہے۔ جماعت کی نماز میں سستی غفلت ونفاق کی علامت ہے۔ احادیث مبارکہ میں جماعت کی نماز کی بہت تاکید وارد ہوئی ہے اور تارک جماعت کے بارے میں بہت سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

جیسا کہ مشکوٰۃ المصابیح میں ہے: ''عن عبد الله بن مسعودؓ قال لقد رأیتنا وما یتخلف عن الصلوٰة الا منافق قد علم نفاقه او مریض ان کان المریض لیمشی بین رجلین حتی یاتی الصلوٰةوقال: ان رسول الله ﷺ علمناسنن الهدی وان من سنن الهدی الصلوٰة فی المسجد الذی یؤذن فیه...... رواه مسلم (کتاب الصلوٰة' باب الجماعة وفضلها' ج:۱' ص:۹٦' ط: قدیمی)''

نیز الدر المختار مع رد المحتار میں ہے: ''والجماعة سنة مؤکدة للرجال قال الزاهدی: ارادوابالتاکید الواجب' وقال فی شرح المنیة: والاحکام تدل علی الوجوب من ان تارکها بلاعذر یعزر' وترد شهادته ویأثم الجیران بالسکوت عنه اھ (مطلب شروط الامامة الکبری' ج:۱' ص:۵۵۲' ط:سعید)''

طریقت وشریعت دونوں میں تلازم ہے۔ طریقت ہی وہی ہے جو شریعت کے مطابق ہو۔ اس سے متصادم نہ ہو۔ الغرض جو طریقت میں ہے وہ شریعت میں ہے اور جو شریعت میں ہے وہی طریقت میں ہے۔ سنن اور نوافل شریعت میں ثابت ہیں تو طریقت میں بھی ثابت ہیں۔ تضاد کا دعویٰ غلط ہے۔

جیسا کہ الفتاویٰ الحدیثیہ میں ہے: ''قال العلامة ابن حجر الهیثمیؒ: "الطریقة مشتملة علی منازل السالکین وتسمی مقامات الیقین والحقیقة موافقة للشریعة فی جمیع علمها وعملها واصولها' وفروعها' وفرضها ومندوبها' لیس بینهما مخالفة اصلاً (باب السلوک' مطلب فی الفرض بین الحقیقة والشریعة' ص:۴۰۹' ط:قدیمی)''

نماز اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کو معاف نہیں اور نہ صحابہ کرامؓ کو بلکہ آج تک کسی کو معاف نہیں۔ نماز ہر حالت میں پڑھنی فرض ہے۔ کسی صورت میں معاف نہیں اور نماز چھوڑنے والے کے بارے میں سخت وعید آئی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

''عن جابرؓ قال: قال رسول اللهﷺ بين العبد وبين الكفر ترك الصلوٰة رواه مسلم وقال بين الرجل وبين الشرك والكفر ترك الصلوٰة (مسلم شريف' كتاب الصلوٰة' مشكوٰة المصابيح' ص:۵۸' ط: سعيد) ''ترجمہ:......''یعنی حضور اکرمﷺ کا ارشاد ہے کہ نماز چھوڑنا آدمی کو کفر سے ملا دیتا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے کہ بندے کو اور کفر کو ملانے والی چیز صرف نماز چھوڑنا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے کہ ایمان وکفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے''۔

اس لئے الہام اور معافی کا دعویٰ بے بنیاد من گھڑت اور جھوٹ ہے اور جھوٹے دعوے کرنے والا اور جھوٹ بولنے والا شخص مستحق عذاب وعقاب ہے۔

برا کرتے ہیں رمضان میں کھانا۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کا مذاق اڑانا ہے۔ شیخ کی تربیت کا اگر یہ اثر ہے تو اس سے خود شیخ کی طبیعت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

کامل پیر کی صحبت میں بیٹھنے سے جس طرح دین کی رغبت نصیب ہوتی ہے۔ اسی طرح مصنفین کی کتابوں سے علماء ومبلغین حضرات کے وعظ ونصیحت وتقاریر سے دین حاصل ہوتا ہے۔ ورنہ دین کی نشر واشاعت کا ذریعہ صرف خانقاہیں ہوتیں۔ جبکہ دین آج تک یا تو کتابوں سے یا وعظ وبیان سے مجاہدین کی تلوار سے پھیلا ہے۔ دین کو ایک شعبہ میں منحصر کرنے کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ تاریخ اسلام کی کتابیں اس بات کی گواہ ہیں۔ نیز یہ دعویٰ مشاہدہ کے بھی خلاف ہے۔ آج ساری دنیا میں دین ان تمام ذرائع سے پھیل رہا ہے۔ اس کو ایک شعبہ میں منحصر کرنا مشاہدہ کے بھی خلاف ہے۔ لہٰذا شیخ امین کا اپنی تقاریر میں یہ دعویٰ کرنا کہ: ''دین علماء اور کتابوں سے نہیں آئے گا میری صحبت میں بیٹھنے سے آئے گا۔'' غلط ہے۔ فلمیں دیکھنا' گانے سننا حرام ہے اور حرام کاری کی دعوت دینے والا منافق وفاسق ہوتا ہے اور یہ اس وقت ہے جبکہ ان کو حرام سمجھتے ہوئے کرے۔

جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: ''المنافقون والمنافقات بعضهم من بعض يأمرون بالمنكر وينهون عن المعروف ويقبضون ايديهم نسوا الله فنسيهم ان المنافقين هم الفاسقون (التوبه:۶۷) ''ترجمہ:......''منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک طرح کے ہیں کہ بری بات کی تعلیم دیتے ہیں اور اچھی بات سے منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو بند رکھتے ہیں۔ انہوں نے خدا کا خیال نہ کیا۔ پس خدا نے ان کا خیال نہ کیا۔ بلاشبہ یہ منافق بڑے ہی سرکش ہیں۔''

نیز مشکوٰۃ المصابیح میں ہے: ''وعن جابرؓ قال: قال رسول اللهﷺ: الغناء ينبت النفاق فى القلب كما ينبت الماء الزرع (باب البيان والشعر' الفصل الثالث ص:۴۱۱' ط:سعيد) (وكذا فى شعبة الايمان للبيهقى ج:۲' ص:۲۷۹ رقم الحديث ۵۱۰۰' ط:الهند)''

نیز شرح الفقہ الاکبر میں ہے: ''ويجوز ان يكون مرتكب الكبيرة مؤمنا غير كافر (مرتكب الكبيرة ص۱۴۰' ط: قطر)''

اور شرح العقائد کی شرح النبراس میں ہے: ''حتى انه يخرج بالكبيرة واصرار الصغيرة

عن الولایة (ص:۲۹۵......ط:امدادیہ ملتان)''

البتہ جو شخص حرام کام کو اس کے حرام ہونے کے باوجود حلال سمجھے اور لوگوں کو اس حرام کام کے کرنے کی دعوت دے اور خود بھی اس کا ارتکاب کرے تو ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

''استحلال المعصیة کفر اذا ثبت کونها معصیة بدلیل قطعی (مطلب استحلال المعصیة کفر' ج:۲' ص:۲۹۲' ط: سعید) '' نیز کسی کے جنتی یا جہنمی ہونے کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور یہ بات پردۂ غیب میں ہے۔ کوئی نبی' کوئی ولی بھی اس بات کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ صحابہ کرامؓ جیسی برگزیدہ ہستیوں نے بھی جنتی ہونے کا دعویٰ نہ کبھی اپنے بارے میں کیا اور نہ کبھی کسی دوسرے کے بارے میں کیا۔ آج پندرھویں صدی کا آدمی کیسے دعویٰ کررہا ہے؟ نعت سننا اچھی بات ہے۔ لیکن دوران نعت جھومنا' تالیاں بجانا اور شور مچانا۔ جیسا کہ فساق وفجار موسیقی کی محافل میں کرتے ہیں۔ خلاف ادب ہے۔

ہر نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا واجب ہے۔ نماز جان بوجھ کر قضاء کردینا گو بعد میں پڑھ بھی لی جائے' سخت گناہ ہے۔ احادیث میں نماز کو اس کے وقت میں نہ پڑھنے کے بارے میں سخت قسم کی وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:'' روی انه علیه السلاة والسلام قال: من ترك الصلاة حتی مضیٰ وقتها ثم قضیٰ عذب فی النار حقبا والحقب ثمانون سنة' والسنة ثلثمائة وستون یوما کل یوم کان مقداره الف سنة '' ترجمہ:......'' حضور اکرم ﷺ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص نماز کو قضاء کردے' گو وہ بعد میں پڑھ بھی لے پھر بھی اپنے وقت پر نہ پڑھنے کی وجہ سے ایک حقب جہنم میں جلے گا اور حقب کی مقدار اسی برس کی ہوتی ہے اور ایک برس تین سو ساٹھ دن کا اور قیامت کا ایک دن ایک ہزار برس کے برابر ہوگا (اس حساب سے ایک حقب کی مقدار دو کروڑ اٹھاسی لاکھ برس ہوئی) نیز دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا بھی جائز نہیں۔ احادیث مبارکہ میں اس بارے میں سخت وعیدات وارد ہوئی ہیں۔

جیسا کہ ترمذی شریف میں ہے:'' عن ابن عباسؓ قال: قال رسول اللّٰه ﷺ من جمع بین الصلوتین من غیر عذر فقداتی بابا من ابواب الکبائر (باب ماجاء فی الجمع بین الصلوتین ج:۱' ص:۶۶) '' ترجمہ:......'' نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص دو نمازوں کو بلا کسی عذر کے ایک وقت میں پڑھے۔ وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر پہنچ گیا۔ (یعنی اس نے کبائر میں سے ایک کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا۔''

نیز فتاویٰ شامی میں ہے:'' ولا جمع بین فرضین فی وقت بعذر سفر ومطر خلافا للشافعی ولا بأس بالتقلید عند الضرورة (کتاب الصلوٰة ج:۱' ص:۳۸۱' ط:سعید)''

اس کا جواب نمبر چھ میں گذر چکا ہے۔

گستاخ رسول کی موت پر خوشی منانا بظاہر آپ ﷺ سے محبت وعقیدت پر محمول کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ڈھول ڈھمکے' ڈانس' باجے' گھونگھرو پہنکر ناچنا جائز نہیں۔ خوشی منانا ممنوع نہیں۔ لیکن جو طریقہ اپنایا گیا وہ ممنوع ہے۔ اسلام

نے غمی وخوشی کی حدود واقع کی ہیں۔ کسی نبی یا ولی کو اس سے تجاوز کرنا جائز نہیں۔ جیسا کہ حاشیۃ الطحاوی علی مراقی الفلاح میں ہے: ''والتغنی حرام اذا کان یذکر امرأۃ مغنیۃ الی قولہ واما الرقص والتصفیق والصریخ وضرب الاوتار الذی یفعلہ بعض من یدعی التصرف فانہ حرام بالاجماع لانھا ذی الکفار کذا فی سکب الانھر (فصل فی صفۃ الاذکار' ص:۳۱۹' ط:قدیمی)''

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات پیدا کیا ہے۔ اس لئے انسان کو انسانوں کی صفات زیبا دیتی ہیں حیوانوں کی صفات اپنانا انسان کی انسانیت کے خلاف ہے۔

الغرض نماز' روزہ' زکوٰۃ اور فرائض شرعیہ ادا نہ کرنا اور مریدین کو اپنے کتے بن کر بھونکنے کے لئے کہنا اور رنڈیوں کو ناچ گانے کی اجازت دینا اور فواحشات کا مرتکب ہونا اور اپنے مریدین کو فلمیں دیکھنے اور گانے سننے کی تلقین کرنا۔ نیز صحابہ کرامؓ کی تنقیص کرنا (نعوذ باللہ من ذلک) یہ تمام افعال حرام اور کبائر اور موجبات فسق ہیں اور ان کو حلال سمجھنا کفر ہے اور جو لوگ ان فواحشات کے مرتکب اور ذمہ دار ہیں۔ وہ زندیق ہیں۔ ان کے حلقۂ بیعت میں داخل ہونا حرام ہے۔ لہٰذا مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ شیخ امین عبدالرحمٰن ایک فاسق وفاجر شخص ہے۔ اس میں شیخ بننے کی صلاحیت تو دور کی بات ہے خود اس میں عام مسلمانوں کی صفات بھی مفقود ہیں۔ اسے دوسروں کی اصلاح سے پہلے اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہئے۔ کسی بھی شخص کو شیخ امین عبدالرحمٰن (جو مذکورہ کردار کا حامل ہے) کی بیعت کرنا ناجائز وحرام ہے۔ اس سے اجتناب کیا جائے اور علاقے کے عوام کو اس حقیقت سے باخبر کیا جائے۔

الجواب صحیح ...... مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری شہیدؒ

کتبہ ...... مولوی مختار احمد، متخصص فقہ اسلامی، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

(بشکریہ ماہنامہ بینات کراچی، رمضان وشوال ۱۴۳۰ھ)